بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِين، نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين،

أَمَّا بَعْدُ:

32: سلف صالحین کا موقف بدعتیوں کے تعلق سے—حصہ سوم

کن سلفیاً علی الجادۃ، لفضیلۃ الشیخ العلامہ عبدالسلام ابن سالم ابن رجاء السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور ہم بات کر رہے تھے "موقف السلف الصالح من المبتدعة" اس موضوع کے تعلق سے اور پچھلے درس میں ہم نے جو دلائل ہیں احادیث کی شکل میں وہ بیان کیے تھے اور ہم پہنچے تھے بعض کتابوں کا ذکر اور بعض سلف کا ذکر کرتے ہوئے کہ ان کا کیا موقف تھا اہل بدعت کے ساتھ۔

موقف میں پھر سے دہرادوں شیخ صاحب فرماتے ہیں "الحذر والتحذير من أهل الأهواء والبدع المخالفين للسنة" (خود محتاط ہونا اور دوسروں کو متنبہ کرنا اہل بدعت اور اہواء سے جو سنت کے مخالف ہیں)۔

آج کی نشست میں جہاں پر ہم رُکے تھے وہیں سے درس کو آگے کرتے ہوئے درس کا آغاز کرتے ہیں:

3- شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں "وروى الدارمي واللالكائي"، یہ تیسرا پوائنٹ ہے۔

پہلے دو پوائنٹ جو تھے: پہلا پوائنٹ صحیح مسلم میں سے کتاب صحیح مسلم اور صحیح مسلم میں جو پہلی حدیث ہے یحییٰ بن یعمر اور حمید بن عبدالرحمٰن (رحمہما اللہ) کا قصہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیان کیا قدریہ گروہ کے تعلق سے اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما واضح الفاظوں میں فرماتے ہیں "فَأَخْبِرْهُمْ أَنِّي بَرِيءٌ مِنْهُمْ وَأَنَّهُمْ بُرَآءُ مِنِّي" (اگر تمہاری ملاقات ان لوگوں سے ہو تو اُن کو خبر دے دو کہ میں ان سے بَری ہوں اور وہ مجھ سے بَری ہیں)۔

اور دوسرا اُثر جو ہے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا فرمان تھا جو ہم نے بیان کیا تھا، فرماتے ہیں" إِيَّاكُمْ وَأَصْحَابَ الرَّأْيِ فَإِنَّهُمْ أَعْدَاءُ السُّنَّةِ أَعْيَتْهُمُ الْأَحَادِيثُ أَنْ يَحْفَظُوهَا فَقَالُوا بِالرَّأْيِ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا"[رواہ ابن أبي شيبہ]۔اور یہ ابن أبي شیبہ نے کتاب ہے "مصنف ابن أبي شيبة"، اور جو اُثر ہے وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہے جس میں انہوں نے اصحاب الرائی کے تعلق سے فرمایا ہے کہ وہ سنت کے دشمن ہیں احادیث کی حفاظت کرنے سے وہ قاصر رہے مشکل پڑ گئی حدیث کی حفاظت ان کے لیے تو اپنی رائے کی بنیاد پر شریعت میں بات کی، خود بھی گمراہ ہوئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا۔

آج کی نشست میں شیخ صاحب فرماتے ہیں "وروى الدارمي واللالكائي"(الدارمی ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمٰن (الدارمی، سنن الدارمی کے مصنف کتاب سنن الدارمی ہے ان کی وفات سن 255 ہجری میں ہوئی)اور اللالکائی ان کا نام ابو القاسم ھبۃ اللہ ابن الحسن اللالکائی اور ان کی معروف کتاب ہے شرح أصول اعتقاد أھل السنۃ والجماعۃ معروف کتاب ہے اور ان کی وفات سن 418 ہجری میں ہوئی پانچویں صدی میں)"وغيرهما"(اور ان کے علاوہ دوسرے علماء نے بھی روایت کیا)"عن أبي قلابة"(أبي قلابہ سے)۔أبي قلابہ عبداللہ بن زید البصری سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے معروف شاگرد أخیار التابعین میں سے ہیں ان کی وفات سن 104 ہجری میں ہوئی۔

امام الدارمی اور امام اللالکائی (رحمۃ اللہ علیہما) اپنی کتابوں میں یہ اُثر نقل کرتے ہیں ابی قلابہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔"قال"(اب امام ابو قلابہ عبداللہ بن زید البصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں)"ما ابتدع قوم بدعة"(کسی قوم نے بدعت ایجاد نہیں کی)"إلا استحلوا السيف"(اِلا یہ کہ تلوار کو حلال کر دیا(اِلا یعنی یہ کہ قتل و غارت انہوں نے عام کر دی یعنی بدعتی ہمیشہ تلوار اٹھاتے ہیں))۔

4-"وقال أبو أيوب السختياني"چوتھا اُثر، میں ایک ساتھ دونوں کی شرح کروں گا دونوں ملتے جلتے اقوال ہیں۔"وقال أبو أيوب السختياني"(ابو بکر ایوب ابن أبي تمیمۃ البصری السختیانی رحمۃ اللہ علیہ (ان کی وفات سن 131 ہجری میں ہوئی یہ سلف کے مشہور علماء میں سے ہیں فرماتے ہیں))"أهل الأهواء كلهم خوارج"(بڑی پیاری بات ہے ذرا سمجھنے کی بات ہے "أهل الأهواء كلهم خوارج" اہل اہواء سارے کے سارے خوارج ہیں)"وقال"(اور یہ بھی فرمایا)"إن الخوارج اختلفوا في الإسم وأجتمعوا على السيف"(خوارج ناموں میں تو مختلف رہے لیکن تلوار میں سب اکٹھے ہوئے(تلوار اٹھانے

میں سب ایک ساتھ ہیں))۔ایک ہی نشانی ہے لیکن نام مختلف آپ کو ملیں گے خوارج کے اور واقعی حقیقت ہے کہ آج کے زمانے تک دیکھ لیں آپ نام مختلف ہیں لیکن کردار ایک ہے طریقہ ایک ہے منہج ایک ہے(سبحان اللہ)۔

یہ بھی کس نے روایت کیا؟اللالکائی نے۔(ھبۃ اللہ اللالکائی رحمۃ اللہ علیہ جتنے بھی ابھی اُثر آئیں گے آگے تقریباً اکثر اٰثار جو ہیں ان ہی کی کتاب شرح اُصول اعتقاد اُھل السنۃ والجماعۃ میں سے ہیں)۔

اب یہاں پر یہ جو قول ہے اس سے کیا مراد ہے کیا ہر بدعتی تلوار اٹھاتا ہے؟سلف نے ایسی بات کیوں کہی ہے کیا ان پر تہمت ہے؟آج ہم دیکھتے ہیں مختلف بدعتی گروہ ہیں سب تلوار اٹھانے والے ہیں کیا اور یہ کہنا کہ سارے کے سارے خوارج ہیں؟علماء فرماتے ہیں کہ خوارج سے مراد جو صراط مستقیم سے خارج ہوئے(پہلی بات یہ ہے)۔اور بدعتی سارے کے سارے صراط مستقیم سے خارج ہیں کہ نہیں؟اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں؟﴿وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ﴾ (الانعام:153)۔توخوارج سے مراد کہ ہر بدعتی صراط مستقیم سے خارج ہے۔

اب رہ گئی بات تلوار اٹھانے کی،یاد رکھیں جب بھی اہل بدعت کو طاقت ملتی ہے اور قدرت ہوتی ہے اپنی بدعت کو عام کرنے کے لیے تلوار اٹھائی جاتی ہے یا جب وہ غالب ہوتے ہیں۔جب مغلوب ہوتے ہیں تلوار اٹھاتے ہیں؟نہیں اٹھاتے۔کب تلوار اٹھاتے ہیں؟جب کوئی بھی اہل بدعت میں سے جسے اقتدار ملتا ہے یا تقویت حاصل ہوتی ہے پھر ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں اور تلوار اٹھا لیتے ہیں اپنی بدعت کی حفاظت کے لیے۔

تو اس لیے علماء کا یہ قول کہ تلوار اٹھاتے ہیں آپ اس زمانے میں دیکھ لیں جہم بن صفوان تلوار اٹھائی کہ نہیں اٹھائی؟اگرچہ مرجئی ہیں ارجاء کا عقیدہ لے کر آئے ہیں ارجاء کی بدعقیدگی جہم بن صفوان لے کر آیا ہے تلوار اٹھائی ہے،معتزلہ نے تلوار اٹھائی ہے۔تو ہر گروہ نے(صرف خوارج نہیں جنہوں نے سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے خلاف تلوار اٹھائی ہے)بلکہ وہ جو تلوار اٹھانے کے مخالف بھی تھے انہوں نے بھی تلوار اٹھائی جب ان کو موقع ملا تو بات موقعے کی ہے(جب اہل بدعت کو موقع ملتا ہے تو پھر وہ بھی تلوار اٹھاتے ہیں)۔

تو سلف کا یہ قول اپنی جگہ پر بالکل درست ہے اور حقائق کے عین مطابق ہے "أهل الأهواء كلهم خوارج" اور یہ بھی فرمایا "إن الخوارج اختلفوا في الإسم وأجتمعوا على السيف" نام مختلف ہیں۔ جہمی مختلف نام ہیں، معتزلی مختلف ہیں، خوارج جو معروف خوارج ہیں اور ہیں تلوار اٹھائی سب نے کہ نہیں اٹھائی؟ آج دیکھ لیں طالبان مختلف نام ہیں، القاعدہ اور نام ہیں، داعش اور نام ہیں، جماعۃ الدعوۃ اور نام ہیں اتفاق کس چیز پر ہے؟ تلوار اٹھانے پر ہے (خروج)، اخوان المسلمین اور دیکھ لیں آپ۔ تو مختلف نام ہیں نام ڈفرنٹ (different) ہیں لیکن سب نے تلوار اٹھائی ہے۔

5- پانچواں اَثر شیخ صاحب (حفظہ اللہ) بیان فرماتے ہیں "وعن سفيان الثوري رحمة الله عليه" (سفیان الثوری، ابو عبداللہ سفیان ابن سعید ابن مسروق الثوری)۔ ان کی وفات سن 161 ہجری میں ہوئی، فرماتے ہیں "قال، البدعة أحب إلى إبليس من المعصية" (بدعت ابلیس کے ہاں معصیت سے زیادہ محبوب ہے اور پسندیدہ ہے)۔ اِن کو کس نے کہا کہ ابلیس کو زیادہ محبوب ہے کیا ابلیس نے خود کہا ہے؟! کہاں سے پتہ چلا؟ فرماتے ہیں "والمعصية يتاب منها" ((وجہ بیان کی ہے نا)) "والمعصية يتاب منها" "معصیت سے توبہ کی جاتی ہے)۔ کیونکہ معصیت کرنے والے کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہا ہے معصیت کر رہا ہے اس لیے اس کے دل میں یہ ڈر ہمیشہ رہتا ہے یہ خدشہ رہتا ہے کہ کہیں موت آگئی تو پکڑ ہو جائے گی میری تو اس لیے وہ توبہ کی طرف پلٹتا ہے۔ فرماتے ہیں "والبدعة لا يتاب منها" (اور بدعت سے توبہ نہیں کی جاتی)۔

کیونکہ بدعتی تو یہ سمجھتا ہے میں حق پر ہوں میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہوں میں اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنا چاہتا ہوں میں تو خیر کام کر رہا ہوں تو کب اسے موقع ملے گا توبہ کرنے کا؟! توبہ تو وہ کرتا ہے جو پہلے غلطی کا اقرار کرتا ہے اسے ندامت ہوتی ہے پھر جا کر غلطی سے رکتا ہے وہ پھر توبہ کرتا ہے رجوع کرتا ہے اپنے ربّ کی طرف، جو کہتا یہی ہے کہ میں حق پر ہوں میں صحیح ہوں بلکہ تم غلطی پر ہو!

اہل بدعت کیا کہتے ہیں؟ اگر بدعتی یہ کہہ دے ایک مرتبہ اقرار جرم کر لے اور یہ سمجھ لے کہ میں غلطی پر ہوں بدعت ختم ہو جائے گی کہ نہیں؟ بدعت کے وجود کی بنیادی وجہ کیا ہے؟ کہ بدعتی یہ سمجھ بیٹھا ہے کہ وہ حق پر ہے اور یہ ہے جہل مرکب کی انتہا! تو ابلیس کو بدعت زیادہ محبوب ہے کہ نہیں؟ اس لیے کوئی کمال نہیں ہے بعض لوگ کہتے ہیں

ہماری جماعت بڑی اچھی جماعت ہے اور بہت سارے سنگر یا فلم اسٹارز کو ہم لوگوں نے دعوت دی دعوت قبول کی اور وہ بھی داعی بن گئے (سبحان اللہ)۔

جب وہ گانا بجاتا تھا تو اسے پتہ تھا میں حرام کر رہا ہوں، جب وہ فلم میں کام کرتا تھا یا کرتی تھی تو اسے پتہ تھا کہ میں غلط کام کر رہی ہوں یا کر رہا ہوں، اسے دعوت دے کر بدعتی بنا دیا تو کون سا بڑا کمال کیا ہے؟! وہ اپنی نافرمانی پر جب قائم تھا تو اس کے لیے ٹھیک نہیں تھا! اب اس نے اس نافرمانی سے تو توبہ کر لی ہے معصیت سے تو توبہ کر لی ہے اب بدعت سے توبہ کیسے کرے گا وہ اور مشکل پیدا کر دی ہے کہ نہیں اس کے لیے؟!

تو اس لیے اگر دعوت دینی ہے تو دعوت دیں حق کی بنیاد پر "قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بفہم سلف الصالح" سلف صالحین کی سمجھ کے مطابق۔ اگر آپ کی دعوت اس سلف کی دعوت کے مطابق ہے تو الحمد للہ سر آنکھوں پر ہے اور اگر مخالف ہے تو پھر ایسی دعوت میں جو بگاڑ ہے واللہ جو فساد ہے اس کی اصلاح سے بہت ہی زیادہ ہے!

اصلاح کہاں پر ہے؟ آپ اگر ایک شخص کو ایک گانے بجانے والے کو یا ایک نافرمان شخص کو یا ایک سود خور کو توبہ کروا کر سود خوری سے یا گانے بجانے سے آپ اسے بدعتی بنا دیتے ہیں صوفی بنا دیتے ہیں تو پھر کون سا کمال کیا ہے؟! فساد میں اضافہ ہوا ہے یا فساد میں کمی ہوئی ہے اللہ کے لیے مجھے بتائیں؟! اصل مقصد دعوت کا کیا ہے فساد کو ختم کرنا یا فساد میں اضافہ کرنا ہے؟ فساد کو ختم کرنا ہے۔ تو پھر یہ جو انتھک محنت ہو رہی ہے گھروں کو چھوڑا جا رہا ہے چار چار مہینے ایک ایک سال بلکہ بعض لوگ دس دس سال یا ساری زندگی بھی لکھ دیتے ہیں بچے ترستے رہتے ہیں اور وہ خود اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے ہوتے ہیں جیسا کہ وہ کہتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں۔ اس دعوت کا کیا فائدہ ہے؟!

اللہ تعالیٰ کے لیے اس دعوت کو درست کریں سمت ٹھیک کر لیں اپنی، ہم نے دعوت سے روکا نہیں ہے اللہ کے لیے سمجھیں بات کو ہم نے غلط دعوت سے ضرور روکا ہے اور ہر دعوت صحیح نہیں ہے۔ صحیح دعوت کون سی ہے؟ وہ ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ عَلٰي بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَسُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ (یوسف:108)

اور عجب بات دیکھیں کہ ہر داعی اسی آیت کو بطور دلیل پیش کرتا ہے! معتزلہ یہی آیت پیش کرتے ہیں، جہمی یہی آیت پیش کرتے ہیں، اُشاعرہ، ماتریدیہ یہی آیت پیش کرتے ہیں، صوفی تبلیغی جماعت والے بھی یہی آیت پیش کرتے ہیں اور ہم بھی یہی پیش کرتے ہیں۔ تو پھر سارے ٹھیک ہیں یا سارے غلط ہیں ٹھیک کون ہے پھر؟ جو اس آیت کریمہ پر صحیح عمل کرتا ہے اور کر رہا ہے صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم اُجمعین) اور سلف کی سمجھ کے مطابق، یہی ہمارا معیار اور پیمانہ ہے اور ترازو ہے وہ حق پر ہے اور جو مخالف ہے وہ باطل پر ہے۔

کہاں ہے ﴿عَلٰى بَصِيْرَةٍ﴾ دکھائیں مجھے؟ ﴿وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ﴾ آخر میں یہ قید کیوں لگائی گئی ہے یہ خبر کیوں دی گئی ہے ہمیں؟ کیا کسی کو پتہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکین میں سے نہیں ہیں کسی کو شک ہے؟! اللہ تعالیٰ کیا پیغام ہمیں دینا چاہتے ہیں؟ ﴿بَصِيْرَةٍ﴾ بصیرۃ کسے کہتے ہیں؟ ایسا علم واضح علم قطعی دلائل کے ساتھ واضح دلائل کے ساتھ جس کے سامنے کوئی شبہ باقی نہ رہے بصیرت پر، جیسے دن کے وقت سورج چمک رہا ہوتا ہے اور ہر چیز بالکل واضح ہو جاتی ہے کوئی چھپی ہوئی چیز باقی نہیں رہتی یہ بصیرت ہوتی ہے (یعنی آپ جس چیز کی طرف بلا رہے ہیں جو دعوت دے رہے ہیں اس کا علم آپ کے پاس ہونا چاہیے واضح علم ہونا چاہیے)۔ جب مجھے شک و شبہ ہے جب مجھے پورا علم نہیں ہے تو آگے کیا دوں گا لوگوں کو میں؟! میرا خود اگر اپنا کانسپٹ کلیئر (clear concept) نہیں ہے تو میں کیا سمجھاؤں گا؟!

جس استاد کا اپنا کانسپٹ کلیئر (clear concept) نہیں ہے کسی بھی سائنس کو آپ دیکھ لیں یا کسی بھی آپ موضوع کو دیکھ لیں وہ اسٹوڈنٹ کو کیا پڑھائے گا مجھے بتائیں کچھ پڑھا سکتا ہے؟ ایک سوال کرنا ہے اسٹوڈنٹ نے اور بے چارے نے گر جانا ہے کیونکہ اس کو جواب کہاں آتا ہے رٹا لگایا ہوا ہے نا اس نے پتہ ہی نہیں ہے اس کو، یا جو بھی علم وہ پڑھ چکا ہے اسے آگے ویسے ہی پہنچا دے بس اور کہے میں یہی جانتا ہوں اس سے آگے نہیں جانتا میں، سچ تو بولا ہے نا اور یہی ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے۔

"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" کو بعض لوگوں نے بہت غلط سمجھا ہے "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" سے مراد نہیں ہے کہ آپ کوئی آیت لے لیں اپنی تشریح کر لیں اپنی تفسیر کر لیں اپنے علماء کے اقوال اس میں ٹھونس دیں اور پھر کہیں کہ یہ دیکھیں ہم نے دعوت تبلیغ کی ہے اور آیت کریمہ کی طرف لوگوں کو بلایا ہے (سبحان اللہ)۔

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ (التوبہ:119) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اب تبلیغی جماعت والے حضرات جو ہیں وہ کہتے ہیں یہاں پر ﴿الصّٰدِقِيْنَ﴾ سے کون مراد ہیں؟ کہتے ہیں مشائخ صوفیہ مراد ہیں۔ کس نے کہا ہے بھئی مشائخ صوفیہ مراد ہیں؟! اب آپ نے اس آیت کو تو پیش کیا ہے اب یہ مجھے بتائیں کہ مشائخ صوفیہ کہاں سے بیچ میں آ گئے ہیں؟! اب یہ آیت جو ہے آپ نے بیان تو کی ہے اب اللہ کے لیے مجھے بتائیں یہ "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" پر عمل کیا ہے یا اس کے بالکل مخالف عمل کیا ہے؟ آپ کو چاہیے کہ آپ اس آیت کو پیش کریں اگر آپ نے اس کی تفسیر کرنی ہے تو سلف کے اقوال پیش کر دیں اور واللہ سلف کے قول میں سے کسی کا قول نہیں ہے کہ مشائخ صوفیہ ہیں جا کر تفاسیر دیکھ لیں یہ "بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" نہیں ہے۔

یہ ایک میں نے مثال دی ہے اس طریقے سے آپ دیکھ لیں کئی مثالیں دیکھ لیں آپ اور یہ صرف ان کے لیے نہیں ہے ہر اس شخص کے لیے ہے جو دعوت میں منسلک ہے اگر وہ " قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " پیش کرتا ہے اگر اسے صحیح معنی آتا ہے صحیح تفسیر آیت کریمہ کی یا صحیح تشریح حدیث کی آتی ہے سلف کے فہم کے مطابق تو وہ اسے پیش کرے اگر نہیں آتی تو پھر جیسے سنا ہے ویسے آگے اسے پیش کر دے اور اپنے تئیں اپنی مرضی اپنی رائے کے مطابق اپنے علماء کے اقوال کے مطابق اس میں ہیر پھیر نہ کرے۔

[اور اس اثر کو بھی اللالکائی رحمۃ اللہ علیہ جو ہیں روایت کرتے ہیں]۔

6- چھٹا اثر "وروى أيضاً" (یعنی اللالکائی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا) "عن قتادة" (قتادۃ، ابوالخطاب قتادۃ ابن دعامۃ السدوسی (ان کی وفات سن 118 ہجری میں ہوئی))۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں" هو أحفظ أهل البصرة "(اہل بصرۃ میں سے سب سے بڑے حافظ یہ ہیں)۔اور عجب بات یہ ہے کہ مدلس تھے اور"عن" سے ان کی روایت قابل قبول نہیں ہے یعنی کہ أحفظ أهل البصرۃ ہیں لیکن"عن" سے روایت کریں گے تو روایت ضعیف ہے۔

میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ اصول حدیث ہیں ہر علم کے اپنے اصول ہیں۔ محدثین نے کسی پر جھوٹی تہمت نہیں لگائی کسی پر بہتان نہیں لگایا، محدثین نے ایک ایک شخص کی زندگی میں دیکھا اور جو حقائق اور دلائل سامنے آئے ہیں اس شخص کے تعلق سے انہیں قلم بند کر کے محفوظ کر دیا اب یہ علم آج بھی موجود ہے اور جو بھی اس علم (علم حدیث) سے منسلک ہے وہ یہ چیزیں ضرور پڑھتا ہے پھر آگے جا کر قدم بڑھاتا ہے۔تو حدیث کے علم کے اصول واللہ میڈیکل کے علم کے اصول سے بھی زیادہ قوی میں نے پائے ہیں، اتنے قوی اصول ہیں محدثین کے اور تعجب مجھے ہوتا ہے ایسے لوگوں پر جو کہتے ہیں حدیث کی تصحیح و تضعیف کے تعلق سے "کہ بعض لوگوں نے حدیث کے اصول بنائے ہیں ان کے بھی اپنے اصول ہیں وہ بھی اپنی جگہ پر درست ہوں گے لیکن بشر ہیں خطاء ان سے بھی ہو جاتی ہے (بشر ہیں غلطی اُن سے بھی ہو جاتی ہے) اور بعض لوگوں نے عقل کو آگے کر کے اپنی عقل کی باتیں کی ہیں غلطی اُن سے بھی ہوئی ہے۔تو میں کہتا ہوں کہ جس نے قرآن مجید میں اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دیکھا ہے اور اس میں بڑی گہرائی سے دیکھا ہے اور اس میں یعنی علم حاصل کیا ہے تو اس کا ایک مزاج بن جاتا ہے اور اس مزاج کے مطابق حدیث صحیح ہے یا ضعیف ہے وہ بتا سکتا ہے بلکہ دور حاضر میں اگر کوئی مسئلہ درپیش آتا ہے تو وہ یہ بھی کہہ سکتا ہے اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتے تو وہ اس مسئلے کے تعلق سے کیا فرماتے"۔اور اسے کہتے ہیں ذوق اور یہ مودودی صاحب کا قول ہے۔

مسئلے کے اعتدال میں تفہیمات میں وہ اس طریقے سے کچھ الفاظ بیان کرتے ہیں اور جو محدثین کے اصول ہیں ان کے تعلق سے فرماتے ہیں کہ وہ تو بشر تھے نا غلطی ان سے بھی ہو سکتی ہے۔یعنی ذوق میں غلطی نہیں ہو سکتی عجب بات دیکھیں!

آپ کا ذوق میرا ذوق برابر ہے؟آپ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گہرائی سے پڑھیں میں بھی گہرائی سے پڑھتا ہوں آخر میں ہمارا اتفاق ہو سکتا ہے؟اور سیرت میں کئی واقعات ضعیف بھی ہیں اگر آپ ان کی تنقیح بھی کر لیں سارے

کے سارے صحیح بھی ہو جائیں آپ کا میرا فہم برابر ہے؟ میں اور آپ کس وقت اکھٹے ایک پلیٹ فارم پر کھڑے ہو سکتے ہیں، کب؟ جب ہمارے اصول ایک جیسے ہوں گے۔ یاد رکھیں کوئی بھی سائنس دنیا کی کوئی بھی علم ہوا گر اصول نہیں ہیں تو وہ علم باقی نہیں رہ سکتا اس کی بقاء اس کے اصولوں سے جڑی ہوئی ہے کوئی بھی علم دیکھ لیں آپ۔ اس لیے جو سائنس جو علم آج موجود نہیں ہے ان کے اصول نہیں تھے اور جو موجود ہیں آج تک بھی موجود ہیں ان کے اصول مضبوط ہیں تو وہ موجود ہیں آج۔

اور علم حدیث ہزار سال سے زیادہ ہو گیا ہے اور آپ دیکھیں کہ (الحمد للہ) جتنے لوگ آئے ہیں صرف محدثین کی بات نہیں کر رہا جو علم حدیث حاصل کرنا چاہتے ہیں اسے مضبوط کرتے ہیں بلکہ مخالفین نے بڑی کوشش کی ہے اور واللہ بعض مستشرقین کی گواہی ہے کہ علم حدیث جیسا علم ہم نے دنیا میں نہیں دیکھا۔ کیا مطلب ہے دنیا میں نہیں دیکھا؟ کہتے ہیں ہم نے نہیں دیکھا آج تک کہ ایک ایک راوی کے تعلق سے آپ اتنی انفارمیشن(information) رکھتے ہیں یہ عقل کام کرنا چھوڑ دیتی ہے ہماری! امپوسیبل(Impossible) ہے کہتے ہیں ناممکن ہے! کیوں بھئی؟ کہتے ہیں کہ اتنا وقت ایک راوی کی زندگی کے لیے پوری! صرف یہ نہیں کہ وہ کس کا بیٹا ہے کس کا باپ ہے، کون اس کے استاد ہیں کون اس کے شاگرد ہیں کون اس کے دوست ہیں کون اس کے دشمن ہیں کہاں پر شادی کی ہے یہ کون جانتا ہے میرے بھائی؟! آپ اپنے کزن کے بارے میں جانتے ہیں اتنا؟! عجب بات ہے! اور وہ ان کے بارے میں جانتے ہیں جن سے رشتہ بھی کوئی نہیں تھا (سبحان اللہ)۔

الغرض، چھٹا اَثر "وروى أيضاً عن قتادة أنه قال، يا أحول إن الرجل إذا ابتدع بدعة"۔ احول صاحب نے ایک مرتبہ شاید اعتراض کیا یا سائل بن کر آئے اور یہ کہا کہ تحذیر آپ کرتے رہتے ہیں تنبیہ کرتے رہتے ہیں اہل بدعت کے تعلق سے تو اس کے بارے میں ذرا آپ مجھے بتائیں۔ فرماتے ہیں "يا أحول" احول بھینگے کو بھی کہتے ہیں اور ان کا لقب بھی ایسا ہے "إن الرجل إذا ابتدع بدعة" (اے احول! جب کوئی شخص کوئی بدعت ایجاد کرتا ہے) "ينبغي لها أن تذكر حتى تحذر" (تو لازمی ہے کہ اسے بیان کیا جائے تاکہ اس سے بچا جائے)۔

جب تک آپ کو بدعت کا پتہ ہی نہیں کہ بدعت ہے تو آپ اس سے بچیں گے کیسے متنبہ کیسے ہوں گے آپ؟! (سبحان اللہ)۔ آپ دیکھ لیں کہ اس زمانے میں بعض ایسے لوگ تھے جن کو بدعت پر بات کرنا اچھا نہیں لگتا تھا اور یہ کم علمی کی

نشانی ہے یاد رکھیں۔ جس کا علم جتنا مضبوط ہے اتنا ہی اس کے علم کی روشنی میں آپ دیکھتے ہیں کہ کب انہوں نے تحذیر کی ہے کب تحذیر نہیں کی ہے کس چیز سے تحذیر کی ہے، کس کو بدعتی کہا ہے کس کو نہیں کہا ہے اور یہ ایک بڑا علم ہے ہر بندے کا کام نہیں ہے اس لیے تحذیر اور تبدیع، تفسیق اور تکفیر یہ علماء کام ہے طالب علم کو چاہیے کہ علماء کے اقوال کو اکٹھا کرے اور پھر ان علماء کے اقوال کو آگے کرے لوگوں تک پہنچائے اور اگر اسے پتہ نہیں ہے تو جا کر سوال کرے اہل علم سے، اور اگر ہر طالب علم اپنی مرضی کرتا رہے ان سنگین مسائل میں خطرناک مسائل میں تو امت میں سوائے تفرقے کے اور فساد کے کچھ باقی نہیں رہتا کیونکہ کم علمی کی وجہ سے آپ سمجھتے ہیں کہ یہ حق پر ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ باطل پر ہو اور اسی کم علمی کی وجہ سے ہو سکتا ہے کہ وہ حق پر ہو آپ سمجھیں وہ باطل پر ہے تو پھر کون فیصلہ کرے گا؟ اس لیے علماء کی طرف رجوع اور علماء سے جڑنا ان مسائل میں خاص طور پر بہت ضروری ہے اور اسی لیے انہوں نے سوال کیا ہے کہ بدعتیوں کے خلاف کلام کرنا کوئی اچھی بات ہے؟ کہتے ہیں "یا أحول إن الرجل إذا ابتدع بدعة ينبغي لها أن تذكر حتى تحذر"۔

7-ساتواں أثر "وعن الحسن"۔ الحسن کون ہیں؟ ابو سعید الحسن ابن یسار البصری رحمۃ اللہ علیہ، کنیت ابو سعید ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ معروف "من آئمۃ التابعین أخیار التابعین" وفات سن 110 ہجری میں ہوئی۔ "وعن الحسن قال أهل الأهواء بمنزلة اليهود والنصارى" ((بڑی خطرناک بات ہے) اہل الاہواء اور اہل بدعت یہود اور نصاریٰ کی منزلت کی مانند ہیں (جیسی منزلت تھی یہود و نصاریٰ کی ویسے ہی ان کی منزلت ہے))۔

کیا مطلب ہے کافر ہیں؟ نہیں وہ یہ نہیں کہہ رہے وہ کافر ہیں، فرق ہے تکفیر نہیں کر رہے۔ کہاں سے پتہ چلا؟ ان کے دوسرے اقوال سے پتہ چلا۔ ایک عالم کا قول اگر آپ ادھورا لے لیتے ہیں اور دوسرے کو چھوڑ دیتے ہیں تو سوائے ظلم کے جھوٹ کے تہمت کے باقی کچھ رہتا نہیں ہے۔ یہاں پر جو چیز بیان کرنا مقصود تھی وہ بیان کی ہے اور کسی اور جگہ پر انہوں نے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے بدعت کی اقسام بھی بیان کی ہیں مکفرہ اور غیر مکفرہ ہے اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اُن آئمہ سلف میں سے ہیں جنہوں نے انصاف سے کام لیا ہے جیسا کہ دوسرے کرتے ہیں (الحمد للہ) اور بغیر دلیل کے بغیر برہان کے نہ تو کسی کی تبدیع کی ہے اور نہ ہی کسی کی تکفیر کی ہے۔ یہ اہل بدعت کا طریقہ ہے جاہلوں کا طریقہ ہے کہ بغیر دلیل اور برہان کے تبدیع بھی کرتے ہیں تکفیر بھی کرتے ہیں۔ یہاں پر اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی

منزلت یہود و نصاریٰ کی ہے کہ ان سے آگاہ رہنے کی دوری اختیار کرنے کی (بات تحذیر کی ہو رہی ہے بات تکفیر کی نہیں ہو رہی یاد رکھیں)۔اور بلکہ یہود و نصاریٰ کے تعلق سے جب علماء بات کرتے ہیں تحذیر کی بات کرتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہود و نصاریٰ سے آپ تحذیر نہیں کرتے اہل بدعت سے تحذیر کرتے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کا دین باطل ہے بندہ فطرت سے جانتا ہے (بات سمجھنے کی ہے)،یہود و نصاریٰ کا دین باطل ہے بچہ بھی جانتا ہے۔ نہیں! جو ساتھی انڈیا میں رہتے ہیں کیا وہ یہ نہیں جانتے کہ جو ہندو ہیں ان کا دین باطل ہے یا بچے کو بار بار سمجھائیں گے ؟ بچے کو پتہ ہے مندر میں جانا، بُت کی عبادت کرنا اور فطرت سے ہی اسے بُرا سمجھتا ہے اور گھر میں بھی یہی تعلیم ہوتی ہے کہ یہ کفر ہے یہ شرک ہے تو بہترین طریقے سے جانتا ہے لیکن جب اہل بدعت کے ساتھ تعلق ہوتا ہے یہاں پر بڑے بڑے لوگ بھی پھسل جاتے ہیں۔اس لیے جب اہل بدعت سے تحذیر کی بات آتی ہے آگاہی کی بات آتی ہے تو اتنی سختی سلف نے یہود و نصاریٰ کے ساتھ نہیں کی جتنی سختی اہل بدعت کے ساتھ کی ہے۔وجہ کیا ہے ؟ کہ ان کا شَر امت پر ان اہل کفر سے زیادہ ہے۔

اہل کفر کا تو پتہ ہے کہ وہ غلط عقیدے پر ہیں اور باطل منہج اور باطل عقیدے پر ہیں اہل بدعت کے بارے میں کتنے لوگ جانتے ہیں ؟ بعض لوگ خود بدعت میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کو پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ بدعت میں ہیں اور واللہ اکثر لوگ میں قسم کھا رہا ہوں کہ لوگوں کی اکثریت کو پتہ ہی نہیں ہے کہ وہ بدعت میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ بڑی پگڑی والوں کو پتہ ہے جو اوپر بیٹھے ہیں جنہوں نے لوگوں کو دھوکے میں رکھا ہوا ہے جو شکوک و شبہات کے بغیر ان کے پاس کچھ ہے ہی نہیں شبہات ہی شبہات ہیں اور عوام الناس بے چاروں کو اپنے جال میں پھنسا رہے ہیں۔

تو اس قول سے مراد یہ ہے کہ ان کی منزلت یہود و نصاریٰ کی منزلت ہے اس سے مراد ہرگز تکفیر نہیں ہے۔

8-آٹھواں اثر" وقال عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ "(ابو الحفص عمر بن عبد العزیز ابن مروان ابن الحکم الاموی القرشی)۔ معروف اُموی خلیفہ بلکہ اُموی خلفاء میں سب سے افضل اور عظیم خلیفہ گزرے ہیں اپنے زمانے کے بے مثال، اللہ تعالیٰ نے ان کو بادشاہت کے ساتھ علم بادشاہت کے ساتھ (یعنی خلافت کے ساتھ ساتھ) علم، تقویٰ اور زہد ایسا دل میں ڈالا کہ بڑے عجیب یعنی وقت کے امیر ترین ہونے کے باوجود بھی ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔اپنا ذاتی مال شاید ایک جائے نماز تھی اور ایک لوٹا تھا جس سے وضو کرتے تھے،چند کوئی چیزیں تھیں خلیفہ ہوتے ہوئے،اور یہ وہ زمانہ تھا

کہا جاتا ہے کہ جب زکوۃ لینے والا کوئی اس وقت مسلمان باقی نہیں تھا۔اور ان کی وفات سن 101 ہجری میں ہوئی یعنی جو پہلی صدی تھی سو ہجری کا زمانہ بے مثال زمانہ تھا یعنی ان کی مدت خلافت تین سال تھی تقریباً اڑھائی یا تین سال کے قریب زیادہ نہیں تھی 99 ہجری سے لے کر 101 ہجری تک۔

فرماتے ہیں الامام عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ "إذا رأيت قوماً يتناجون في دينهم بشيء دون العامة فاعلم أنهم على تأسيس ضلالة"۔فرماتے ہیں "إذا رأيت قوماً" (جب کچھ لوگوں کو دیکھو) "يتناجون في دينهم بشيء دون العامة" (جو چپکے سے ایک ساتھ بیٹھ کر کوئی باتیں کر رہے ہیں دین کے تعلق سے (تناجی ہوتا ہے سرگوشی، آپس میں بیٹھ کر خفیہ کوئی باتیں کر رہے ہیں سرگوشی کر رہے ہیں دین کے تعلق سے "دون العامة" لوگوں سے الگ ہو کر)) "فاعلم" (تو یہ خوب جان لو) "أنهم على تأسيس ضلالة" (کہ وہ کسی گمراہی کی بنیاد رکھنے جا رہے ہیں (سبحان اللہ))۔

بلکہ آج کے دور میں بھی دیکھیں آپ آج کے دور میں بھی اگرچہ جہالت کا زمانہ ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے لیکن آج بھی جو دعاۃ بات وضاحت کے ساتھ کرتے ہیں ان کے کوئی بھی رازدار کوئی خاص باتیں نہیں ہوتیں کوئی خاص ان کے اجتماع رازداری کے نہیں ہوتے چپکے سے کوئی اجتماع نہیں ہوتے ڈھکی چھپی باتیں نہیں کرتے، کھل کر باتیں کرتے ہیں تو خیر پر ہیں (الحمد للہ)۔اور جس نے بھی خفیہ باتیں کرنا شروع کر دیں اجتماع عام میں اجتماع خاص میں اور اجتماع خاص میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہم تنظیمی اُمور کی بات کرتے ہیں، جو لوگ وہاں پر جاتے ہیں وہ لوگ دیکھتے ہیں کہ کون سے تنظیمی اُمور ہیں اور کون سی خرابی وہ پیدا کر رہے ہیں۔

آج القاعدة کو دیکھ لیں، اخوان المسلمین کو دیکھ لیں کہ کس طریقے سے ان کی تاسیس ان کی بنیادیں ہیں اور خاص ان کے جب تک رازداری میں کام نہیں ہوتے یہ کام کر ہی نہیں سکتے یعنی اُس زمانے سے آج تک دیکھ لیں آپ۔ جماعت اسلامی کو دیکھ لیں، جماعت الدعوۃ کو دیکھ لیں جتنی جماعتیں ہیں جو بھی الگ مناجات کرتے ہیں سرگوشی میں بات کرتے ہیں آپ کے سامنے کچھ اور ہوتا ہے وہاں پر کچھ اور ہوتا ہے، خاص مجلس میں کچھ اور کہا جاتا ہے عام مجلس میں کچھ اور کہا جاتا ہے "فاعلم أنهم على تأسيس ضلالة"۔ یہ میرا قول نہیں ہے اُس عظیم امام کا قول ہے (رحمۃ اللہ علیہ) جو اس امت کے کبار علماء میں سے "ومن آئمة التابعين" تابعین کے سرداروں میں سے گزرے ہیں ان کا قول ہے، اس زمانے میں بھی دیکھ لیں آپ اور ہر زمانے میں یہ سرگوشی والا کام جو ہے واللہ اس میں خیر نہیں ہے۔

9-نواں اَثر" وقال عبدالله ابن عمر رضي الله عنهما"۔ کون ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ جو جاننا چاہیے نا۔ ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ ابن عمر ابن الخطاب القرشی رضی اللہ عنہ، سن وفات 73 ہجری۔ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں" مَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ مِنَ الإِسْلامِ"(مجھے اسلام میں اس سے زیادہ خوشی اس سے بڑھ کر نہیں ہوئی)" أَشَدَّ فَرَحًا بِأَنَّ قَلْبِي لَمْ يَدْخُلْهُ شَيْءٌ مِنْ هَذِهِ الأَهْوَاءِ"(کہ میرے دل میں اہواء میں سے خواہشات نفسانی میں سے بدعت میں سے کوئی چیز بھی داخل نہیں ہوئی (یہ اصل خوشی مجھے ملی ہے اور اسلام میں اس سے بڑھ کر کوئی خوشی میں نے پائی نہیں ہے))۔

اللہ اکبر، کتنی پیاری بات ہے! یعنی کتنی خیر ہے جو شخص کلمہ پڑھتا ہے توحید اور سنت پر قائم ہے صحیح منہج پر قائم سلف کے منہج پر قائم ہے اور بدعت سے دور ہے اس سے بڑھ کر کوئی خوشی ہے؟ اس سے بڑھ کر کوئی سعادت ہے؟ اس سے بڑھ کر کوئی نعمت ہے اس کی زندگی میں؟

دیکھیں قلب کو قلب کیوں کہا جاتا ہے؟"یتقلب" الٹا سیدھا ہوتا رہتا ہے کبھی اسے یہ چیز پسند ہے تو اس کی طرف پھر جاتا ہے، کبھی وہ پسند ہے اس کی طرف پھر جاتا ہے لیکویڈ کی طرح۔ لیکویڈ اگر کسی جگہ پر ڈالیں رکتا ہے لیکویڈ کہیں؟ جیسے آپ برتن کو پھیرتے ہیں ویسے ہی پھر جاتا ہے تو دل کا کچھ معاملہ ہی ایسا ہے"یتقلب"۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معروف اور مشہور دعا کیا دعا تھی؟" اللَّهُمَّ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ" ہم بھی یہی دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ" اللَّهُمَّ يا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قُلُوبَنَا على دِينِكَ"۔

10-دسواں اَثر" وعن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه"۔ کون ہیں؟ ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کی وفات سن 32 ہجری میں ہوئی۔" قال"(فرماتے ہیں)" يَجِيءُ قَوْمٌ"(ایسے لوگ آئیں گے)" يَتْرُكُونَ مِنَ السُّنَّةِ مِثْلَ هَذَا"(جو سنت میں سے اتنا چھوڑ دیں گے سنت کو)" يَعْنِي مَفْصِلَ الإِصْبَعِ"(یہ دیکھا ہے جو پورا انگلی کا ہے یہ جو فرسٹ جوائنٹ (first joint) ہے اتنی سنت چھوڑ دیں گے بس (پوری سنت نہیں چھوڑیں گے یعنی تھوڑی سی تھوڑی سنت چھوڑ دیں گے ایسی قوم آئے گی ایسے لوگ آئیں گے))" فَإِنْ تَرَكْتُمُوهُمْ"(اگر تم لوگ ان لوگوں کو چھوڑ دو گے اسی حالت پر)" جَاءُوا بِالطَّامَّةِ الْكُبْرَى"(تو پھر طامۃ الکبریٰ لے کر آئیں گے اور بڑی مصیبتیں امت میں لے کر آئیں گے اور بڑی بڑی بدعات لے کر آئیں گے (اللہ اکبر))۔

یعنی کیا مطلب ہے اس کا؟ یعنی اگر کوئی خلاف سنت بات کرتا ہے تو اس کو پہلے تو جانا جائے نا کہ غلط ہے بغیر جاننے کے کیسے پتہ چلے گا یہ خلاف سنت ہے جب سنت کا علم ہی نہیں ہے! تو اس لیے علم پہلے ہے سب سے ﴿اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ﴾ (العلق:1)۔ ﴿اِقْرَاْ﴾ پہلے ہے علم ہے، عمل ہے الدعوۃ اور پھر الصبر ہے (تو علم ہے الحمد للہ)۔

اب خلاف سنت کوئی بات ہوئی ہے یہ نہ کہیں کہ چھوٹی سی تو بات ہے کون سی کوئی بڑی بات ہو گئی ہے امت میں کیوں تفرقہ چاہتے ہو امت میں کیوں فتنہ پیدا کرنا چاہتے ہو تھوڑی سی تو بات ہے! غلطی انسان سے نہیں ہوتی غلطی ہو گئی اگر کسی داعی سے تو کیوں پکڑ لیتے ہو اسے؟!

سن لیں سیدنا ابو عبدالرحمٰن عبداللہ ابن مسعود الھذلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے لوگ آئیں گے جو سنت میں سے اتنی سی سنت چھوڑ دیں گے اگر ان کو چھوڑ دو گے تو پھر طامۃ الکبریٰ لے کر آئیں گے۔ اور آج جو بدعتی گروہ موجود ہیں آج کے زمانے میں جب ان کی ابتداء ہو رہی تھی جب تک علم کا زمانہ تھا تو یہ دبے ہوئے تھے جرأت نہیں تھی ان کی جوں ہی علم میں کمزوری آتی گئی لوگ علم سے دور ہوتے گئے مسلمان علم سے دور ہوتا گیا اور دنیا میں مگن ہوتا گیا آہستہ آہستہ دین سے دور ہوتا گیا دنیا کی تاریکیوں میں ڈوبتا گیا اور دین اسلام کے روشن منہج سے دور ہوتا گیا تو ایسا وقت آیا کہ اہل بدعت نے بدعتوں کا آغاز کیا روکنے والے بہت کم تھے اُن کی بات نہیں سنی جاتی تھے کیونکہ ان لوگوں نے اقتدار پر قبضہ کیا ہوا تھا اور یہ سزا تھی اس امت کی۔

جب یہ لوگ بہترین تھے خیرُ الاُمم میں سے تھے تو ان کے حکمران ان لوگوں میں سب سے افضل تھے جب ان لوگوں میں خرابیاں پیدا ہوئیں (ان مسلمانوں میں خرابیاں پیدا ہوئیں) دین سے دور ہوئے دنیا میں مگن ہوئے اور اپنے دین کو پس پشت ڈال دیا عمل میں کوتاہی، سستی اور کاہلی سے کام لیا (دین کے عمل میں) اور دنیا میں بہت تیزی اور تیز رفتاری کے ساتھ ترقی کے خواہشمند بنے جیسے اہل کفر اور دوسری اور تیسری قوموں نے اس دنیا کی ریس میں حصہ لیا ان لوگوں نے بھی حصہ لیا، آہستہ آہستہ دین سے دوری ہوئی، آہستہ آہستہ امت میں خرابی ہوئی بدعت کا آغاز ہوا بدعت بڑھتی گئی مضبوط ہوئی، آہستہ آہستہ پھر ان ہی لوگوں میں سے جو بدعتی تھے اقتدار پر قابض ہوئے، آہستہ آہستہ اہل سنت مغلوب ہوئے اور پھر اس طریقے سے بدعت مضبوط ہوئی اور ایک طامۃ نہیں الطوام الکبریٰ موجود ہے۔

آج امت میں مجھے بتائیں کہ کون سی بدعت موجود نہیں ہے؟عقلانی کل تھے آج بھی ہیں، جہمی کل تھے آج بھی ہیں، معتزلی کل تھے آج بھی ہیں، صوفی کل بھی تھے آج بھی ہیں اُس سے بڑھ کر مصیبت لے کر آئے ہیں! وحدۃالوجود کا عقیدہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ مر چکا ہے وحدۃالحلول آج موجود نہیں ہے۔آج بھی موجود ہے کس نے کہا نہیں ہے؟! شیخ اکبر محی الدین ابن عربی صوفیوں کا اتفاق ہے اجماع ہے آج بھی اللہ کی قسم کتابیں کھول کر دیکھ لیں آپ محی الدین ابن عربی شیخ اکبر ہے کہ نہیں صوفیوں کا؟! چاہے بریلوی ہو، دیوبندی ہو، نقشبندی ہو، کوئی بھی دیکھ لیں آپ رفاعی ہو، مصر کا ہو، سوڈان کا ہو، یا پاکستان کا ہو، انڈیا کا ہو دنیا کے کسی کونے کا صوفی ہو محی الدین ابن عربی (عليه من الله ما يستحق) یہ ان کا شیخ اکبر ہے کہ نہیں ہے؟! یہ طامۃ الکبریٰ ہے کہ نہیں؟! وحدۃالحلول جیسے کفریہ عقیدہ کو دوبارہ زندہ کرنے والا شخص، حلاج کے بعد دب چکا تھا یہ عقیدہ (یہ بدعقید گی کفریہ عقیدہ دب چکا تھا) پھر یہ شخص آتا ہے اور اسے دوبارہ زندہ کرتا ہے اور بعض پگڑی والے اپنی کتابوں میں زبانوں سے تو کہا جب کہا کتابوں میں بھی تحریر کر دیا کہ شیخ اکبر تحریر فرماتے ہیں! فضائل اعمال میں بھی ہے، ملفوظات میں بھی ہے، عقائد علماء دیوبند میں بھی ہے۔کیا چاہتے ہیں یہ لوگ؟!

پھر بات کریں تو کہتے ہیں کہ یہ امت میں تفرقہ چاہتے ہیں فتنہ چاہتے ہیں، عجب بات ہے واللہ! جو آپ کو حق کی طرف بلاتا ہے سنن کی طرف بلاتا ہے، منہج سلف کی طرف بلاتا ہے وہ فتنہ چاہتا ہے اور آپ لوگ ایک ایسے شخص کو شیخ اکبر کا لقب دے دیتے ہیں جس نے دین کو بنیاد سے ہلا کر رکھ دیا ہے وہ فتنہ نہیں ہے وہ تفرقہ نہیں چاہتا! وہ تفرقہ نہیں چاہتے نا وہ فتنہ نہیں چاہتے وہ بے چارے لوگ ہیں نا، صوفی کہاں لڑتے ہیں کسی سے سیدھے سادے لوگ ہیں اپنے کام سے کام رکھتے ہیں وہ کہاں فتنہ چاہتے ہیں، فتنہ تو جو ہیں وہابی یہ فتنے والے لوگ ہیں نا یہ کسی کو چھوڑتے نہیں ہیں سب تو غلط ہیں نا یہی خود ٹھیک ہیں بے چارے!

میرے بھائی! ٹھیک وہ ہے جس کی بنیاد ٹھیک ہے جس کے اصول ٹھیک ہیں۔ہمارے دین کے اصول کسی سے مخفی نہیں ہیں واللہ پگڑی والوں سے بھی مخفی نہیں ہیں۔یہ دھوکے باز ہیں قطاع الطرق ہیں ابن القیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں ڈکیت ہیں یہ لوگ لٹیرے ہیں لوگوں کا ایمان لوٹنے والے ہیں، عوام الناس کی جہالت سے ان کی سادگی سے فائدہ اٹھا کر ان کو کفر اور بدعات کی دلدل میں دھکیل رہے ہیں اور ان کو یہ دکھایا جا رہا ہے کہ یہی توحید ہے یہی سنت ہے اور واللہ! وقت

آنے والا ہے اور یہ جتنی بھی خرابیاں ہیں سب اُبل کر باہر آئیں گی جو نہیں جانتا وہ بھی جان لے گا جو نہیں دیکھ رہا وہ بھی دیکھے گا ہمیں کسی اور کی طرف نہیں دیکھنا ہم نے اپنے آپ سے یہ سوال کرنا ہے کہ ہم لوگ کہاں پر ہیں کس کے ساتھ ہیں کس گروہ کے ساتھ ہیں۔ ناموں کی طرف مت جائیں کہ ارے یہ وہابی ہے تمہیں گمراہ کر دے گا (لوگ ڈراتے ہیں نا)۔ آپ یہ دیکھیں کہ وہابی کہتے کیا ہیں، یہ مدخلی کہتے کیا ہیں، یہ جامی کہتے کیا ہیں۔ یا بہرے ہو اندھے ہو پڑھ نہیں سکتے، بہرے بھی ہو سن نہیں سکتے ہو تو پھر اللہ ہی مالک ہے اللہ ہی حافظ ہے تمہارا پھر کیا کر سکتے ہیں؟! لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں آنکھیں دی ہیں پڑھ سکتے ہو، کان دیئے سن سکتے ہو، زبان دی ہے سوال کر سکتے ہو، دل دیا ہے سمجھ سکتے ہو تو اللہ کے لیے حق کو سمجھنے کا ابھی وقت آیا ہے۔

آپ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت جو آہستہ آہستہ حالات بدل رہے ہیں اور آنے والا وقت کوئی آسان وقت نہیں ہے مشکلات بڑھتی جائیں گی اور جو پیشن گوئیاں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہیں وہ آہستہ آہستہ سامنے آرہی ہیں سچ فرمایا ہے میرے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واللہ! آج بدلتے ہوئے حالات آئینی شاہد ہیں جو کچھ امت میں ہو رہا ہے یہ ہو کر رہے گا، اچھے بھی رہیں گے بُرے بھی رہیں گے، اہل حق بھی رہیں گے اہل باطل بھی رہیں گے، اہل سنت بھی رہیں گے اہل بدعت بھی رہیں گے، اہل توحید اور اہل شرک بھی رہیں گے سوال یہ ہے کہ ہم کہاں ہیں؟ ہم کس کے ساتھ ہیں؟

کسی کی داڑھی اور پگڑی تمہیں دھوکے میں نہ رکھے یہ نہ کہیں کہ میرے پاس وقت نہیں ہے علم حاصل کرنے کا مجھے پتہ ہی نہیں ہے، میں تو چوبیس گھنٹے مزدوری کرتا ہوں بس۔ جس نے تمہیں یہ صلاحیت دی ہے جس نے تمہیں توفیق دی ہے مزدوری حاصل کرنے کی اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو ایک کن فیکون سے گوشت کے ڈھیر پڑے ہوتے۔ کتنے دنیا میں ایسے لوگ ہیں جو حرکت نہیں کر سکتے محتاج ہیں واللہ! حمام میں جانے کے لیے محتاج ہیں، قضائے حاجت کے لیے محتاج ہیں تمہیں جس نے توفیق دی ہے رزق کمانے کے قابل بنایا ہے اسی کی معرفت تمہیں نہیں ہے! کوئی بھی شخص تمہارا ہاتھ پکڑ کر گمراہ کر سکتا ہے عجب سی بات ہے واللہ! تو کیسا مسلمان ہے تو؟!

آج وقت آیا ہے اللہ تعالیٰ کی معرفت، دین اسلام کی معرفت، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معرفت، صحیح منہج، توحید اور سنت کو سمجھنا اگر ابھی وقت نہیں آیا پھر کب آئے گا؟! آج ہمارے دشمن واللہ اہل کفر سے

بڑھ کر یہ اہل بدعت ہیں اور آپ دیکھ رہے ہیں جو کچھ ایران کر رہا ہے اور یہ روافض کر رہے ہیں کسی سے مخفی نہیں ہے یہ کل بھی ہونا تھا یہ آج ہو گیا ہے یہ اور بھی آگے بڑھنا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہوا کہ (الحمد للہ) اس کو آگے روک دیا گیا ہے اور آنے والے وقت میں یہ نہ سمجھیں اگر یہ جنگ رک بھی گئی تو یہ بس سو جائے گی، نہیں واللہ! حق اور باطل کی جنگ تا قیامت رہے گی ہم نے متعین کرنا ہے اپنی سمت کو کہ ہم کہاں پر ہیں۔

اپنے ذرا پاؤں کے نیچے دیکھیں کہ کس راستے پر ہم چل رہے ہیں کہیں یہ نہ ہو کہ موت کا فرشتہ اچانک آئے اور واللہ سنبھلنے نہیں دے گا کہ تھوڑی دیر رک جاؤ میں ذرا تھوڑا سا ریوائز (revise) کروں کہاں پر غلطی کی، کسی کا حق ابھی نہیں دیا تھوڑا سا حق دے دوں تھوڑی سی مہلت دے دو۔ نہیں ملے گی اللہ کی قسم! اور اس وقت کوئی بھی یار مددگار کوئی دوست کوئی شفاعت کرنے والا کوئی کام نہیں آئے گا جب تک کہ آپ کے پاس اور میرے پاس بنیاد نہیں ہو گی۔ بنیاد توحید ہے اتباع سنت ہے یہ ہے تو الحمد للہ پھر سفارش بھی ہو گی پھر دوست بھی کوئی کام آ سکتا ہے لیکن اگر توحید میرے پاس نہیں ہے سنت میرے پاس نہیں ہے (نعوذ باللہ) گمراہی ہی گمراہی ہے پھر کون کام آئے گا؟! اس لیے شفاعت بھی اسی کی قبول ہوتی ہے جو توحید پر قائم ہے۔

اہل توحید کے لیے شفاعت ہوتی ہے اہل شرک کے لیے کہاں شفاعت ہوتی ہے اگر اہل شرک کے لیے شفاعت اللہ تعالیٰ قبول فرماتا تو اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاچا ابو طالب جہنم میں نہ ہوتے جنت میں ہوتے۔ کتنی قربانیاں دیں کتنا ساتھ دیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لیکن آخری اوقات میں کیا الفاظ تھے؟ "عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ" صحیح بخاری کی روایت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں "قُلْ لاَ إِلَهَ إِلَّا اللهُ" (ایک مرتبہ تو کہہ دیں نا لا إلہ إلا اللہ)۔ ایک طرف ابو جہل (جہالت کا باپ) کھڑا ہے اس کے ساتھی کھڑے ہیں، دوسری طرف اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چاچا سے گزارش کر رہے ہیں ایک مرتبہ تو کہہ دیں۔ کیا تھے آخری الفاظ کلمہ پڑھا کہا لا إلہ إلا اللہ؟ نہیں کہا۔ کیا کہا؟ "عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ"۔ عبد المطلب کی کیا ملت تھی بُت پرستی تھی کہ نہیں؟ یہ بُت کون لے کر آیا تھا کعبہ میں تین سو ساٹھ بُت کون لے کر آیا تھا ابو طالب کی اجازت نہیں تھی؟! کون تھا رکھوالا اس وقت کعبے کا عبد

المطلب تھا کہ نہیں اور اس کے بیٹے تھے کہ نہیں؟ چلو اس وقت تو جاہلیت کا زمانہ تھا جب اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نبوت ملی کیوں مخالفت کی؟!

یہ کعبہ اللہ تعالیٰ کا پیارا گھر بُتوں سے پاک کب ہوا؟ 8 ہجری کو یعنی ہجرت کے آٹھویں سال اس سے پہلے کلمہ توحید کا نور موجود ہے اور پھیلانے سے یہ لوگ رہے ہیں اپنے ہی روک رہے ہیں! اس لیے اگر اپنی نجات اپنے پیاروں کی نجات چاہتے ہو تو توحید اور سنت کا راستہ اختیار کرو اور اگر کوئی پرواہ تمہیں نہیں ہے تو پھر اللہ ہی حافظ ہے تمہارا ہم دعا ہی کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں ہر بدعت سے ہر گمراہی سے دور فرمائے اہل بدعت کے شر سے دور فرمائے (آمین)، واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس (32: کن سلفیاً علی الجادۃ) سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔